## سوال

(232) مرد کے لئے کمر پنڈلیوں اور رانوں کے بالوں کا صاف کرنا

## جواب

*السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ*

کیا مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ زیر ناف اور بغل کے بالوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ پٹھ پنڈلیوں اور رانوں وغیرا کے بالوں کو بھی صاف کر دے جب کہ اس کا مقصود عورتوں یا کافر اہل کتاب وغیرہ سے مشابہت نہ ہو؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!*
*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

جسم مذکورہ بالا بالوں کو صاف کرنا جائز ہے کہ اس سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ عورتوں یا کافروں سے مشابہت اختیار کرنا مقصود نہ ہو کیونکہ اصل جواز ہے اور مسلمان کے لئے کسی چیز کو دلیل کے بغیر حرام دینا جائز نہیں اور مذکوہ امر کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا اس سے سکوت فرمانا اس کے جواز کی دلیل ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مونچھیں کاٹی جائیں ناخن تراشے جائیں بغلوں اور زیرناف بالوں کی صفائی کی جائے مردوں کے لئے آپ ﷺ نے سر منڈانے کی بھی اجازت دی نامصہ اور مستمہ پر آپ نے لعنت فرمائی اور ہمیں داڑھیوں کے بڑھانے کا حکم دیا اور اس کے علاوہ باقی بالوں سے سکوت فرمایا اور جس سے اللہ تعالی اور اس کا رسول ﷺ سکوت فرمالیں وہ قابل معافی ہے اسے حرام قرار دینا جائز نہیں کیونکہ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

ن اللہ فرض فرائض فلا تضیعوہا وحد حدودا فلا تعتدوہا وحرم اشیاء فلا تنتہکوہا وسکت عن اشیاء رحمة لکم من غیر نسیان فلا تبحثوا عنہا

(اخریہ دار قطنی فی سنة ص :502)

اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو کچھ حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کرو کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کا ارتکاب نہ کرو اور کچھ چیزوں سے ان کے بھو لنے کی وجہ سے نہیں بلکہ تم پر رحمت کے پیش نظر سکوت فرمایا ہے ان کے بارے میں کرید نہ کرو امام نوری رحمة اللہ علیہ بقول اس حدیث کو دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے اس مذکورہ حدیث اور اس کے ہم معنی احادیث وآثار کی بنیاد پر اہل علم کی ایک جماعت نے یہی کہ اکہ اشیاء میں اصل اباحت ہے ان احادیث وآثار میں سے بعض کو حافظ ابن رجب رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب " جامع العلوم والحکم " میں حدیث ابی ثعلبہ کی شرح میں بیان فرمایا ہے جو انہیں معلوم کرنا چاہئے وہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے

*ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب*

**ج1ص38**